۱
مسافران مصیبت وطن میں آتے ہیں
بجائے اشک وہ آنکھوں سے خوں بہاتے ہیں
سفر میں آتے ہیں سوغات آہ لاتے ہیں
اٹھا کے ہاتھ مدینہ کو یہ سناتے ہیں

لٹا کے آئے ہیں زہرا کے سب گھرانے کو
نہ کر قبول تو ہم بیکسوں کے آنے کو

۲
مدینہ ہم ترے والی کو آئے ہیں کھو کر
مدینہ کوفہ میں سر ننگے ہم پھرے در در
مدینہ گردن شبیر پر چلا خنجر
مدینہ داغ رسن ہیں ہمارے شانوں پر

ہم آئے زندہ یہ زہرا کا نور عین نہیں
مدینہ اکبر و قاسم نہیں حسین نہیں

۳
ہلی زمین مدینہ کی اس گھڑی پیہم
گلے میں شال عزا ڈال دی بدیدۂ نم
کیا بشیر کو سجاد نے طلب اس دم
اور اس ہاتھ میں رو کر دیا سیاہ علم

کہا کہ جا نہیں گو اپنے منہ دکھانے کی
مگر وطن میں خبر کر دے میرے آنے کی

۴
چلا بشیر یہ دیتا ہوا خبر ہر جا
کہ اک مریضہ سر راہ ہے کھڑی تنہا
مگر محلۂ ہاشم میں دیکھتا ہے کیا
جو نام پوچھا تو رو رو کے بولی وہ صغرا

بشیر کہنے لگا کیوں تو شور و شین میں ہے
کہا یہ حال مرا فرقت حسین میں ہے

۵
کھڑی ہوں منتظر اکبر کی دیکھوں کب آئے
خدا کہیں مرے بچھڑوں کو خیر سے لائے
میں گھر سے نکلی ہوں شاید کہ قاصد آجائے
کہ یہ مریضہ لب گور ہے شفا پائے

کوئی پدر کی خبر لائے پاؤں پڑتی ہوں
جدا مسیح سے ہوں ایڑیاں رگڑتی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۶
بشیر سمجھا یہ بنتِ حسینؑ ہے صغراؑ
پکاری فاطمہؑ گردن میں دیکھ شالِ عزا
خموش رہ گیا صغراؑ کے منہ پر کچھ نہ کہا
تو بھائی لایا ہے کس کی سنائی مجھ کو سنا
وہ بولا قاصدِ بیمارِ کربلا ہوں میں
سنانی قبرِ پیمبرؐ پہ لے چلا ہوں میں

۷
وہ بولی رو رو کے بھائی یہ کیا سناتا ہے
سنانی کس کی ہے یہ مجھ کو ہول آتا ہے
وہ کون ہے جسے بیمار تو بتاتا ہے
کہ مصطفیٰؐ کی لحد سے تو کہنے جاتا ہے
عمامہ پھینک کے اس نے کہا دہائی ہے
ترے حسینؑ کی صغراؑ سنانی آئی ہے

۸
زمیں پہ ہائے پدر کہہ کے گر پڑی صغراؑ
تمام عورتیں نکلیں گھروں سے کرتی بکا
خبر یہ پھیلی تو ماتم ہر ایک گھر میں ہوا
نبیؐ کی قبر پہ جا کر بشیر نے یہ کہا
سفر سے لٹ کے ادھر بھوکی پیاسیاں آئیں
اٹھو رسولؐ تمہاری نواسیاں آئیں

۹
بشیر کہتا ہے واللہ روضہ کانپ گیا
ادھر زمیں پہ تڑپتی تھی فاطمہ صغراؑ
لحد سے نالہ ہوا وا حسینؑ کا پیدا
زنانِ ہاشمیہ نے وہاں ہجوم کیا
ہلا کے شانہ کہا شاہِ مشرقین آئے
اٹھو حسینؑ کی عاشق اٹھو حسینؑ آئے

۱۰
وہ آنکھیں کھول کے بولی کہ مر گئے بابا
بہن حسینؑ کی سر ننگے دیتی تھی یہ صدا
کہ اس میں قافلۂ کربلا بھی آ پہنچا
حسینؑ جب سے موئے میں نے سر نہیں ڈھانپا
نہ مردہ اور نہ تابوت اخی کا لائی ہوں
مدینہ والوں میں بھائی کو کھو کے آئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

۱۱
مدینہ والو کہو اس بہن کی کیا تقدیر
عزیزو اس کی سزا کیا ہے کچھ کرو تقریر
جو دیکھے اپنے برادر کے حلق پر شمشیر
لہو میں غرق جو دیکھی حسینؑ کی تصویر

بتاؤ کہتے ہیں سب کیا اُس امّاں جائی کو
جو اربعین تلک دے کفن نہ بھائی کو

۱۲
مرے حضور تھا حلقِ حسینؑ پر خنجر
کفن نہ دے سکی بھائی کو میں ہوں وہ خواہر
شہید ہو گیا ہم شکل مصطفےٰ اکبرؑ
خدا گواہ کہ سر پر مرے نہ تھی چادر

زمیں گرم پہ بھائی کی لاش تنہا تھی
حسینؑ جانتے تھے میں اسیرِ اعدا تھی

۱۳
یہ کہہ کے آگے بڑھی زینبؑ خجستہ صفات
دیئے ہوئے ہیں کئی بی بیاں بغل میں ہاتھ
تو دیکھا دور سے صغرا کو اس طرح بیٹھا
گئی نہ سامنے صغراؑ کے زینبؑ خوش ذات

کبھی تو قافلہ کے پیچھے آ کے چھپتی تھی
کبھی رسول کے روضہ میں جا کے چھپتی تھی

۱۴
نبیؐ کی قبر پہ صغراؑ نے پایا زینبؑ کو
وہ بولی سارے عزیزوں کا مجھ سے پُرسا لو
گلے لپٹ کے پکاری پدر کا پُرسا دو
عزیز ہو گئے سب فدیۂ شہ خوشخو

تو جانتی ہے کہ بابا فقط ہوا صغراؑ
شہید تیر سے اصغرؑ تلک ہوا صغراؑ

۱۵
ابھی یہ کہتی تھی زینبؑ بہ نالۂ جانکاہ
کہ ایک شیشہ کو لے آئیں ام سلمہؑ آہ
بھرا ہوا تھا لہو سے وہ شیشہ سب واللہ
حرم نے منہ پہ ملا وہ لہو بحالِ تباہ

فغاں و آہ کے نعرے بلند ہونے لگے
بٹھا کے بیچ میں صغراؑ کو سب رونے لگے

www.ShianeAli.com

فغاں تھی فاطمہ صغرا کی آہ بابا آہ
نبی کی قبر سے پیدا ہوئی صدا ناگاہ
پکارتی تھی یہ زینب دوہائی یا جداہ
کہ بس کر دے تزلزل میں بارگاہِ الٰہ

۱۶

مرثیہ نمبر ۸۰

یہ کربلا سے خبر جبرئیل لایا ہے
شہید روتے ہیں شبیر کو غش آیا ہے

۱
شبیر کی فرقت میں بکا کرتی تھی صغرا
جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغرا
دن آمدِ اکبر کے گنا کرتی تھی صغرا
زہرا کی لحد پہ یہ کہا کرتی تھی صغرا
بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

۲
بی بی میں تمہاری لحدِ پاک کے قرباں
پردیس میں بابا ہے لبوں پر ہے مری جاں
دادا کے لئے پوتی کی مشکل کرو آساں
آ بیٹھو سرہانے مرے مرقد سے کوئی آں
لو تم تو بلائیں مری ہاتھوں کو بڑھا کر
میں رووں تمہیں دل کے دھڑکنے کو دکھا کر

۳
جب مرقدِ زہرا سے یہ کہتی تھی وہ دکھیا
دادی ہے کہاں جس سے یہ تو کہتی ہے صغرا
ہوتی تھی صدا قبرِ پیمبر سے یہ پیدا
شبیر کے ہمراہ لحد سے گئی زہرا
روتا ہے تیری دادی کو لاشہ یہ پسر کے
اب آئیگی شبیر کا چالیسواں کر کے

۴
سن کر یہ صدا ہوتی تھی بیہوش وہ بیمار
فرماتی تھی عباس کی مادر بھی بہت پیار
ام سلمہ چھاتی سے لپٹاتی تھی ہر بار
تھا صبر نہ اس کے دلِ بے صبر کو زنہار
کہتی تھی کہ جاں نذرِ پدر کرتی ہوں لوگو
فکر کفن و گور کرو مرتی ہوں لوگو

Presented by www.ziaraat.com